سوال

نماز میں نگاہ اٹھانا

جواب

نماز میں نگاہ اوپر اٹھانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ زید نے نماز میں جان بوجھ کر نگاہ اٹھائی، اور اوپر کی طرف دیکھنے لگا، احادیث میں دوران نماز اوپر دیکھنے سے سخت منع آیا ہے تو کیا زید کی نماز اس ممنوع کام کے ارتکاب سے فاسد ہوگئی ہے یا نہیں۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! نماز میں نگاہ اوپر اٹھانا ایک مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس سے نماز کی یکسوئی میں تو فرق آجاتا ہے، مگر نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاَتِهِمْ»، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: «لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ» (بخاری: 750) لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز میں اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھالیتے ہیں، (پھر سختی کرتے ہوئے فرمایا) یہ لوگ اس عمل سے ضرور باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ قال ابن بطّال: أجمعوا علی کراہۃ رفع البصر فی الصلاۃ (فتح الباری: 2/233) ابن بطال فرماتے ہیں کہ نماز میں نظر اٹھانے کی کراہت پر سب کا اجماع ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث